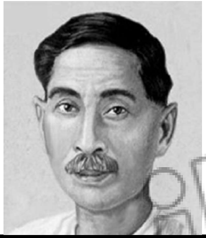

6

پنچایت

ماخذ: پریم بتیسی اوّل　　مصنف: پریم چند　　صنفِ ادب: افسانہ

مصنف کا تعارف:

(K.B-U.B)

پریم چند (1880ء تا 1936ء) کا اصل نام منشی دھنپت رائے ہے۔ وہ ضلع بنارس کے گاؤں ملہی، پانڈے پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عجائب لال ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ گھر میں ہر طرف غربت و افلاس کے ڈیرے تھے۔ اس پر ان کی والدہ کی وفات کے بعد پریم چند کے والد نے دوبارہ شادی کر لی جو پریم چند کے لیے خوشگوار تجربہ نہ تھا۔ پندرہ سال کی عمر میں پریم چند بھی رشتہ ازدواج میں بندھ گئے اور بقول ان کے

"والد صاحب خود تو ڈوبے ہی تھے مجھے بھی ساتھ ہی لے ڈوبے"

پریم چند کی ابتدائی تعلیم عربی، فارسی کی تھی۔ 1898ء میں بنارس کے کالجیئٹ سکول سے میٹرک کیا۔ اسی دوران ان کے والد کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے گھریلو اخراجات پورے کرنے کے لیے پریم چند نے مزید تعلیم کا حصول ترک کر کے ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیں۔ ان کی پہلی باقاعدہ ملازمت ایک پرائمری سکول ماسٹر کی تھی۔ ملازمت کے دوران ہی انھوں نے پرائیویٹ ایف اے اور بی اے کیا۔ چونکہ براہ راست انگریزی زبان پڑھتے تھے۔ اس لیے انگریزی ادب کا مطالعہ بھی کیا۔ یہیں سے ان کا رجحان افسانہ نگاری کی طرف بڑھا۔ 1921ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر یکسُوئی سے علمی و ادبی کاموں میں مشغول ہوئے۔

ان کی اہم تصانیف میں ''سوزِ وطن''، ''پریم بتیسی اول''، ''پریم بتیسی دوم''، ''پریم پچیسی''، پریم چالیسی''، ''زادِ راہ'' اور ''واردات'' افسانوی مجموعے جبکہ میدانِ عمل، بازارِ حسن 'گئودان' ناول ہیں۔

پریم چند کی تحریروں کا موضوع ہندوستان کی دیہاتی زندگی ہے۔ انھوں نے یہاں کے مزدوروں، کسانوں اور نچلے طبقے کی زندگی کے مسائل کو کامیابی سے بیان کیا ہے۔ مزید یہ کہ انھوں نے مقامی واقعات اور حقائق کو مُوضوع بنا کر تحریروں میں مقامی رنگ بھی پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدے پر رکھتے ہیں۔ ان کے کردار مُتنوّع ہیں جس میں ہر عمر اور ہر پیشے کی نمائندگی موجود ہے۔ بلاشبہ وہ اردو کے بہترین افسانہ نویس ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یارانہ	دوستی	ساجھا	مشترکہ
کامل	مکمل	اعتماد	بھروسا
سونپنا	ذمے لگانا	پدرِ بزرگوار	محترم والد صاحب
رُوبرو	سامنے	زانوے ادب تہ کرنا	ادب سے گھٹنوں کے بل بیٹھنا مراد شاگردی اختیار کرنا
رَکابیاں	تھالیاں، پلیٹیں	حُقّہ دم نہ لینے پاتا تھا	حقہ ٹھنڈا نہ ہوتا تھا
پُرانی وضع	پرانی روایات کو پسند کرنے والا	فیض	دعا، فائدہ، سخاوت
تسکین	سکون، راحت	تحصیلِ علم	علم حاصل کرنا
دَقیقہ فروگزاشت نہ کرنا	کوئی کسر نہ چھوڑنا	تازیانہ	کوڑا، چابک، چھڑی
قائل کرنا	آمادہ کرنا/ تیار کرنا	بے دریغ	بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، بے تحاشا
قربِ وجَوار	اردگرد	مواضعات	موضع کی جمع، دیہات، گاؤں
پُرسش ہونا	پوچھنا/ عزت کرنا	وعدے وعید	قول وقرار، عہد و پیمان
سبز باغ دکھانا	جھوٹے وعدے کرنا	ہبہ نامہ	وہ دستاویز جس پر کوئی چیز کسی دوسرے کے نام کرنے کا اقرار ہو
پگڑی کی مہر	رجسٹری ہونا، اپنے نام لگوانا	خاطر داری	خدمت کرنا
صلح پسند	امن پسند، صلح کو پسند کرنے والا	مداخلت کرنا	دخل اندازی کرنا/ شامل ہونا
نَباہ	ساتھ رہنا، گزارا کرنا	بیااِعتنائی	بے پروائی، بے رخی
نان نمک	کھانا، خوراک	خواجہ خضر کی حیات	خضر علیہ السلام کی طرح نہ ختم ہونے والی زندگی
جامے سے باہر ہونا	حیثیت سے باہر ہونا	فاتحانہ ہنسی	جیت کی ہنسی
وَبال	مصیبت	صدا	آواز
اَندیشہ	فکر، خوف، پریشانی	شرمندۂ منت ہونا	احسان مند ہونا
حقیر	کم تر، چھوٹا	جرأت	ہمت، حوصلہ
تَصفیہ	فیصلہ، وضاحت	رسوخ	رسائی، اثر، پہنچ، پہچان
مُنطق	دلیل	فریاد	آہ وزاری
دَانست	عقل، سمجھ	گِریہ وزاری	رونا دھونا
کسر اٹھا نہ رکھنا	کوئی کمی نہ چھوڑنا	خوبیِ تقدیر	قسمت کا کمال، قسمت کی خوبی
مائل ہونا	توجہ کرنا	زخم پر نمک چھڑکنا	جلی کٹی باتیں کر کے مزید تکلیف دینا

www.ilmkidunya.com

دَم لینا	سانس لینا	پھر یاد کان میں ڈالنا	بات پہنچانا، التجا کرنا
بگاڑنا	خراب کرنا	تاک کر نشانہ مارنا	خوب دیکھ بھال کر نشانہ لگانا، موقع دیکھ کر بات کرنا
ایمان کی بات	سچ بات، حق بات	تاحینِ حیات	تمام عمر، زندگی بھر
بے کس	بے چارہ، بے سہارا	راہ نکالنا	راستا نکالنا، حل نکالنا
آہ لینا	بددعا لینا	عُذر	اعتراض، بہانہ
غضبناک نگاہ	غصے سے بھری نگاہ	تاڑ لینا	پہچان لینا، جان لینا
فرطِ مُسرت	خوشی کی زیادتی	باغ باغ ہونا	بہت زیادہ خوش ہونا
ضبط کرنا	برداشت کرنا	بغلیں جھانکنا	شرمندہ ہونا
جھمیلا	مصیبت، جھگڑا	مُعترضانہ انداز	اعتراض کرنے والا انداز
بَن پڑنا	ممکن ہونا	شانِ فضیلت	بزرگی کی شان، بڑائی کی شان
اَن بَن رہنا	جھگڑا رہنا	جِرح کرنا	بحث کرنا
حکم سر ماتھے پر رہنا	حکم قبول ہونا	کایا پلٹنا	حالت بدلنا
آمادہ	تیار	سنگین	سخت
تحکمانہ	حکم دینے والا انداز	نفع	فائدہ، منافع
منسوخ ہونا	ختم ہونا، رد ہونا	سَنّاٹے میں آنا	حیران ہو جانا
اَحباب	دوست	تناور درخت	طاقت ور درخت
تیر و سپر	تیر اور ڈھال	اِنتقام	بدلہ
گوئیاں	ہل جتے دو بیل	پچھائیں نسل	مغربی نسل
دغابازی	دھوکا دینا	نیک و بد	اچھا اور بُرا
روانی بیان	گفت گو کی روانی	صلاح	مشورہ
یکہ گاڑی	چھکڑا گاڑی، بیل گاڑی	طبیعت لہرانا	جی مچلنا، دل بہلنا
غرض مند	ضرورت مند	کھیوا	چکر
بُھس	سوکھی گھاس	یکے کا جوڑا	بیل گاڑی میں بیل جوتنے کی جگہ
ہاؤ چھوٹ جانا	سخت گھبرا جانا، ہائے ہائے کرنا	اصیل جانور	اصل نسل کا جانور
جگر توڑ کر	سخت محنت کر کے	رت جگا	رات بھر جاگنا
ٹھان لینا	ارادہ لینا	پَو پھٹنا	صبح کی پہلی روشنی ہونا

www.ilmkidunya.com

کلیجہ سُن ہونا	سکتے میں آجانا	حفظِ ماتقدم	وقت سے پہلے حفاظت
نگوڑا	نکما	جھلاّنا	پریشان ہونا
دام	قیمت	آنکھ میں دھول جھونکنا	دھوکا دینا
قدردان	قدر کرنے والا	چیز سے ہاتھ دھولینا	چیز گم کردینا
مُجادَلہ	لڑائی جھگڑا	دلاسا دینا	تسلی دینا
ہامی بھرلینا	بات مان لینا	غول بندیاں	ساتھی بنانا، ہم نوا بنانا
منکسرانہ انداز	عاجزی والا رویہ	کلیجہ دَھک سے ہونا	انتہائی خوف میں مبتلا ہونا
چرکا	دھچکا، چوٹ، ضرب	قسمت ٹھونک لینا	تقدیر جان لینا
حسرت ناک	افسوس ناک	مُسند	کرسی، مقام
مطلق دخل نہ ہونا	ہرگز دخل نہ ہونا	رَاستی	سچائی
شہادتیں	گواہیاں	بھل منسی	شرافت

سبق کا خلاصہ

(U.B+K.B)

پنچایت

مصنف کا نام: منشی پریم چند لاہور بورڈ G-II-2013،G-I-2014،G-I-G-II-2017, 2016، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014،G-I-2015

سبق کا عنوان: پنچایت

خلاصہ:-

مصنف لکھتے ہیں جمن شیخ اور الگو چودھری کا یارانہ اور آپس میں اعتماد ایسا تھا کہ ایک کی غیر موجودگی میں دوسرا اُس کے گھر بار کا رکھوالا ہوتا۔ جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ دونوں استاد بھائی بھی تھے دونوں کا استاد جمن کا باپ شیخ جمعراتی تھا۔ الگو نے اپنے باپ کی تربیت پر اُستاد کی خوب خدمت کی اور فیض پایا۔ دوسری طرف شیخ جمعراتی تازیانے کے زیادہ قائل تھے اور یہی خصلت اُن کے بیٹے میں بھی آئی۔ لہٰذا قُرب جوار میں ہر کوئی جمن سے دب کر رہتا تھا۔ جمن کی ایک بوڑھی خالہ تھی جس کا وارث نہ ہونے کی وجہ سے جمن نے اُس کی جائیداد اپنے نام کروالی۔ ابتدا میں تو سب ٹھیک تھا مگر آہستہ آہستہ خالہ پیٹ بھر کھانے کو بھی ترسنے لگی۔ آخر خالہ اپنا مسئلہ پنچایت میں لے گئی۔ بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں گریہ زاری کرنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اس کو یقین تھا کہ دوستی، عزت اور ڈر سے لوگ حق بات کہنے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جمن اپنی شہرت کے بل پر سمجھتا تھا کہ کوئی بھی اس کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔ اسی لیے اُس نے پنچ چننے کا فیصلہ بھی خالہ پر چھوڑ دیا۔ خالہ نے جب الگو چودھری کا نام لیا تو جمن دل میں بہت خوش ہوا کیوں کہ دوستی کی وجہ سے جمن سمجھتا تھا کہ الگو تو کسی صورت فیصلہ اس کے خلاف نہیں دے سکتا۔ الگو چودھری نے انصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ خالہ کے حق میں دے دیا۔ یہیں سے دونوں دوستوں میں دشمنی کی بنیاد پڑی اور جمن ہر پل بدلہ لینے کا سوچنے لگا۔ خوش قسمتی سے موقع بھی جلد ہی مل گیا۔

www.ilmkidunya.com

اُدھر الگو چودھری خوب صورت بیلوں کی جو جوڑی لایا تھا اُس میں سے ایک مر گیا۔ الگو کو اندیشہ ہوا کہ جمن نے زہر دلوایا ہے۔ اس بات کو لے کر دونوں کی بیویوں میں بھی لڑائی ہوئی۔ الگو نے دوسرا بیل سمجھو سیٹھ کو بیچ دیا اور قیمت کے لیے ایک مہینے کا وقت طے ہوا۔ سیٹھ نے ہر طرح سے بیل سے فائدہ اٹھایا مگر اُس کی خوراک کا خیال نہ رکھا۔ نتیجتاً ایک دن منڈی سے آتے ہوئے راستے میں وہ بھی مر گیا۔ الگو جب سیٹھ سے رقم کا مطالبہ کرتا تو وہ یہ کہ کر رقم دینے سے مکر جاتا کہ مریل بیل دیا تھا جس نے ہمیں فقیر کر چھوڑا۔ ایک بار تو دونوں میں خوب جھڑپ ہوئی۔ معززین نے مشورہ دیا کہ فیصلہ پنچایت میں لے جاؤ۔ پھر پنچایت بیٹھی سمجھو سیٹھ نے الگو اور جمن کی دشمنی کی بنا پر جمن کو پنچ مقرر کر لیا۔ جمن نے فریقین کی بات سنی اور انصاف سے کام لیتے ہوئے فیصلہ الگو کے حق میں سنایا۔ کیوں کہ وہ حق پر تھا۔ ایک گھنٹے بعد جمن الگو کے پاس گیا اور کہا کہ پنچ مقرر ہونے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر اپنے پرائے کا فرق نہیں ہوتا اس لیے اُس کی دشمنی غلط تھی۔ الگو بھی دشمنی بھلا کر پھر سے جمن کا دوست بن گیا۔

(پریم بتیسی اوّل)

(U.B+K.B)

نثر پاروں کی تشریح

(۱)

نثر پارہ:۔

پنچایت کی صدا کس ۔۔۔۔۔۔۔۔ پنچایت کرنے آئیں گے نہیں۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: پنچایت

مصنف کا نام: منشی پریم چند

ماخذ : پریم بتیسی اوّل

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

الفاظ	معانی
صدا	آواز
قُرب وجوار	گردونواح
شرمندہ منّت ہونا	احسان مند ہونا
جرأت	دلیری، بہادری

تشریح:۔

(K.B-U.B)

منشی پریم چند کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ پر ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں مزدوروں، کسانوں اور نچلے طبقے کی زندگی کے مسائل کو کامیابی سے بیان کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے اور آخر کار جیت بھی جاتی ہے۔ شامل نصاب افسانہ اس کی بہترین مثال ہے۔ اس افسانے میں پریم چند نے دیہاتی زندگی کی دوستی اور اس دوستی پر حق بات کی فوقیت اور جیت کو موضوع بنایا ہے۔ الگو چودھری اور شیخ جمن اس افسانے کے مرکزی کردار ہیں۔ پوری کہانی انھی دو کرداروں کے گرد گھومتی ہے۔

تشریح طلب اِقتباس پنچایت کے بارے میں شیخ جمن کے خیالات کا غماز ہے۔شیخ جمن نے اپنی بوڑھی بیوہ خالہ سے اس کی زمین اپنے نام کرالی تھی کیوں کہ خالہ کا کوئی وارث نہ تھا۔جمن نے زمین نام کرانے کے عوض خالہ کی تمام ضروریات پوری کرنے کا ذمہ لیا تھا لیکن زمین کی رجسٹری ہوتے ہی جمن کی بیوی نے خالہ سے بدسلوکی شروع کردی اور جمن نے بھی ان مسائل پر کوئی توجہ نہ دی۔خالہ نے تنگ آکر پہلے تو خود جمن سے بات کی۔اس کا وعدہ اس یاد دلایا اور کہا کہ اگر یہ ممکن نہیں تو اسے مہینے کا خرچ دیا جائے مگر جمن نے اس بات کو نظرانداز کیا۔خالہ نے پنچایت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔پنچایت کا سن کر جمن خوش ہوا۔اسے اس بات کا گمان تھا کہ پنچایت میں کوئی بھی اس کے خلاف فیصلہ نہیں دے سکتا۔کیوں کہ اس کی قرب وجوار کے مواضعات میں پُرسش ہوتی تھی۔کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس پر جمن کے احسانات نہ ہوں لہٰذا کوئی یہ جراٗت نہیں کرسکتا تھا کہ وہ جمن کے خلاف بول سکے یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس والی مثال صادِق تھی۔ یہ بھی سچ ہے کہ:

''جس کے پاس طاقت اوراثر ورسوخ ہوتا ہے وہ کمزوروں کو تگنی کا ناچ نچادیتا ہے''

اس لیے جمن پُر اعتماد تھا کہ پنچایت کا فیصلہ یقیناً اسی کے حق میں ہی ہوگا۔لیکن مصنف اس کے بَرعکس بتانا چاہتا ہے کہ حق وصداقت اور پنچ کی مُسند کے تقدس کے سامنے اپنا یا پرایا کوئی نہیں ہوتا ہے۔پنچ تو انصاف پر ہی فیصلہ کرتا ہے اور اسے ایسا کرنا بھی چاہیے تاکہ معاشرے کی بنیادیں مضبوط رہیں۔

(۲)

نثر پارہ:۔

اس کے بعد کئی دن تک۔۔۔۔۔۔۔۔فریاد کرنے نہیں گئے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: پنچایت

مصنف کا نام: منشی پریم چند

ماخذ : پریم بتیسی اوّل

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

الفاظ	معانی
بات آپڑنا	معاملہ پیش آنا
تصفیہ	فیصلہ
رَسوخ	پہنچ
منطق	دلیل
کامل اعتماد	مکمل بھروسا

تشریح:۔

(K.B-U.B)

منشی پریم چند کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل معاشرتی زندگی کے نفسیاتی مطالعے اور مشاہدہ پر ہے۔ان کے افسانوں کا موضوع ہمارے معاشرے کے نچلے طبقے کی زندگی اور مسائل ہیں۔خصوصًا کسانوں اور مزدوروں کی زندگی کی ناہمواریوں کو انھوں نے بیان کیا ہے۔ان کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

شامل نصاب افسانہ اس کی عُمدہ مثال ہے۔اس کہانی میں مصنف نے دیہاتی زندگی کی بھرپورعکاسی کی ہے۔ جہاں دوستی اور دشمنی دونوں رشتے دیانت داری سے نبھائے جاتے ہیں۔شیخ جمن اور الگو چودھری اس افسانے کے مرکزی کردار ہیں دونوں آپس میں گہرے دوست تھے۔مگر انصاف اور ایمان، دوستی کے رشتے پر غالب آیا۔شیخ جمن نے جب انصاف کی بنیاد پر فیصلہ الگو چودھری کے خلاف دیا تو دوستی دشمنی میں بدل گئی۔

لیکن کچھ ہی عرصے بعد انصاف ہی کی بنیاد پر دشمنی دوبارہ دوستی میں بدل گئی۔تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے شیخ جمن کی بوڑھی خالہ کی اس جدوجہد کا ذکر کیا ہے جو اُس نے انصاف کے حصول کے لیے کی تھی۔دراصل زمین ہتھیانے کے بعد جب شیخ جمن نے اپنی بوڑھی خالہ اور اُس کی ضروریات کو نظر انداز کرنا شروع کیا تو خالہ نے اپنا مسئلہ پنچایت کے سامنے پیش کرنے کا سوچا۔اس مقصد کے لیے وہ کئی دن تک اپنے اور آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہی تاکہ لوگوں کو اپنی مظلومیت سے آگاہ کر سکے۔بقول شاعر:

ظلم سہنا بھی تو ظالم کی حمایت ٹھہرا
خامشی بھی تو ہوئی پشت پناہی کی طرح

مصنف لکھتے ہیں کہ اس ساری کوشش میں بوڑھی خالہ کی کمر جُھک کر کمان کی طرح ہوگئی تھی۔ بڑھاپے کی وجہ سے دو قدم چلنا بھی مشکل تھا مگر جب سچ اور جھوٹ کا معاملہ پیش آہی گیا تھا تو اس کا فیصلہ ہونا ضروری تھا۔اسی لیے بوڑھی خالہ نے آس پاس کے لوگوں کو سچ بات سے آگاہ کیا۔دوسری طرف شیخ جمن کا اپنے اور آس پاس کے دیہاتوں میں اچھا رُعب و دَبدبہ تھا۔قُرب وجوار میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو جمن کا شرمندۂ احسان نہ ہو۔پھر اُسے اپنی منطق، دلیل اور اپنی بات پر مکمل بھروسا بھی تھا۔یہ یقین بھی تھا کہ کوئی بھی اُس کے خلاف بات نہیں کر سکتا۔اس لیے وہ کسی کے سامنے بھی فریاد کرنے نہیں گیا کہ فیصلے کے وقت اُس کی حمایت کی جائے گی۔لیکن پنچایت کا فیصلہ انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خالہ کے حق میں دیا گیا۔کیوں کہ:

''حق و باطل کے مقابلے میں جیت ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے۔''

غرض یہ کہ مصنف نے بڑی عُمدگی کے ساتھ دیہاتی زندگی میں ''پنچایت'' کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔افسانے کی زبان سادہ اور مقامی ہے۔ مصنف کے باقی افسانوں کی طرح یہاں بھی برائی کے مقابلے میں اچھائی کی ہی جیت ہوتی ہے۔

(۳)

نثر پارہ:۔

بھیا! جب سے تم نے میری پنچایت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: پنچایت

مصنف کا نام: منشی پریم چند

ماخذ : پریم بتیسی اوّل

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

الفاظ	معانی
پنچایت	تنازعہ رَفع کرنے کا جلسہ، ثالثی
مُسند	کرسی، تکیہ گاہ
دل صاف ہوگئے	صلح ہوگئی، کدُورت دور ہوگئی
چالوں	سازشوں، ترکیبوں

تشریح:۔ (K.B-U.B)

منشی پریم چند کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ پر ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں مزدوروں، کسانوں اور نچلے طبقے کی زندگی کے مسائل کو کامیابی سے بیان کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے۔ اور آخر کار جیت بھی جاتی ہے۔ شامل نصاب افسانہ اس کی بہترین مثال ہے۔ اس افسانے میں پریم چند دیہاتی زندگی کی دوستی پر حق بات کی فوقیت اور جیت کو موضوع بنایا ہے۔ الگو چودھری شیخ جمن اس افسانے کے مرکزی کردار ہیں۔ پوری کہانی انھی دو کرداروں کے گرد گھومتی ہے۔

تشریح طلب نثر بارے میں جمن اور الگو کی دوبارہ دوستی دکھائی گئی ہے۔ جمن اور اس کی خالہ کے درمیان جھگڑے کا فیصلہ جس پنچایت میں کیا گیا تھا اس میں الگو پنچ تھا۔ جمن سے دوستی کے باوجود اس نے فیصلہ خالہ کے حق میں سنایا کیوں کہ وہی انصاف تھا۔ اس وجہ سے جمن کی الگو سے دشمنی ہوگئی۔ دوسری طرف الگو اور سمجھو سیٹھ کے درمیان بیل کی رقم کا تنازع تھا۔ پنچایت بلوائی تو سمجھو نے ہوشیاری سے جمن کو پنچ مقرر کروایا تا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہو۔ جمن جیسے ہی انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا اور فیصلہ انصاف پر کیا جو کہ الگو کے حق میں تھا۔ اسی احساس کی وجہ سے وہ پنچایت کے بعد الگو کے پاس پہنچا اور کہا کہ جب اس نے اس کے خلاف فیصلہ دیا تھا تو وہ اس کا دشمن ہو گیا تھا۔ لیکن اب جب وہ خود مُنصف کی کرسی پر بیٹھا تو اسے یہ احساس ہوا کہ ایک منصف کو تو انصاف کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے تو پھر الگو اس کے حق میں اس وقت فیصلہ کیسے سنا سکتا تھا۔

''حقیقت ہے کہ جھوٹ کی زمین پر بھی سچ اپنی حقیقت منوا کر ہی رہتا ہے''

بعض چیزیں انسان ذاتی تجربات سے ہی سیکھتا ہے۔ جمن کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا کیوں کہ وہ حق و انصاف کی اصطلاح سے تو واقف تھا لیکن ایک منصف کے فرائض کا اسے تجربہ ہرگز نہ تھا اس لیے وہ الگو کا دشمن ہو گیا لیکن اب جب کہ وہ منصف کے فرض اور احساس سے بذات خود واقف ہوا تو اس نے الگو سے دشمنی ختم کر لی۔ الگو بھی اس کے احساس کو سمجھ گیا اور دونوں میں نہ صرف پھر سے دوستی ہوگئی بلکہ مضبوط ہوگئی کیوں کہ

اب ان کی دوستی کا درخت دھوکا، دھی اور ہیرا پھیری کی زمین پر نہیں بلکہ سچ اور انصاف کی زمین پر تھا

مشقی سوالات

(K.B)

سوال نمبر ا۔ سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف): جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟ لاہور بورڈ G-I-2016

جواب: **جمن اور الگو کی دوستی**

جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز اس زمانے میں ہوا، جب دونوں لڑکے جمن کے والدِ گرامی شیخ جمعراتی سے پڑھا کرتے تھے۔

(ب): شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: **جمن کی بیوی کا خالہ سے سلوک**

شیخ جمن کی بیوی نے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے اچھا سلوک نہ کرتے ہوئے خالہ کی ضروریاتِ زندگی کا قطعاً کوئی خیال نہ رکھا حتیٰ کہ اس نے ان کے کھانے کی مقدار بھی پہلے سے بہت کم کر دی۔

(ج): الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟ لاہور بورڈ G-II-2013، گوجرانوالہ بورڈ G-I-2016

جواب: **شیخ جمن کی خوشی کا سبب**

الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن اس لیے خوش تھا کیوں کہ اسے اس بات کا گمان تھا کہ کچھ بھی ہو جائے الگو دوستی کی وجہ سے اسی کے حق میں ہی فیصلہ دے گا۔

www.ilmkidunya.com

(د): الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: الگو کا فیصلہ

الگو چودھری نے یہ فیصلہ سنایا:

”شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ خطا سر اسر تمھاری ہے۔ کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے۔ تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرو۔ اگر تمھیں یہ منظور نہیں تو ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا“

(ہ): الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا ردِعمل کیا تھا؟ لاہور بورڈ G-I-2013، G-I-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-I-2013، G-I-2015

جواب: شیخ جمن کا ردِعمل

الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن سناٹے میں آ گیا اور احباب سے کہنے لگا:

”بھئی! اس زمانے میں یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسا کرے اس کی گردن پر چھری پھیری جائے“۔

(و): الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟

جواب: بیل فروخت کرنے کا سبب

الگو کے پاس بیلوں کی ایک جوڑی تھی۔ ایک بیل مر گیا۔ دوسرے کا مناسب جوڑ نہ ملنے کی وجہ سے اس نے اسے بیچنے کی صلاح کی۔ سمجھو سیٹھ کی خواہش پر الگو نے وہ بیل سمجھو کو فروخت کر دیا۔

(ز): سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ لاہور بورڈ G-I-2014

جواب: سمجھو کا بیل سے سلوک

سمجھو سیٹھ نے بیل کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ وہ اسے سارا دن یکہ گاڑی میں جوتے رکھتا اور اس کے آرام اور کھانے پینے کا بالکل کوئی خیال نہ رکھتا تھا۔

(ح): الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون سا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا؟

جواب: الگو اور سمجھو سیٹھ کا تنازعہ

الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے بیل کی رقم کا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا۔

(ط): شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا؟ گوجرانوالہ بورڈ G-I-2014

جواب: شیخ جمن اور انصاف

شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے تمام تر اصولوں کو پورا کیا کیوں کہ اس نے تنازعے کے تمام حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے بالکل غیر جانب داری سے فیصلہ سنایا۔

سوال نمبر۲۔ سبق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔ (K.B)

(الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا **یارانہ** تھا۔

(ب) جمن جب حج کرنے گئے تھے تو **اپنا گھر** الگو کو سونپ گئے تھے۔

(ج) ان کے باپ پُرانی **وضع** کے آدمی تھے۔

(د) شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں **تازیانے** کے زیادہ قائل تھے۔

(ر) جمن نے وعدے وعید کے **سبز باغ** دکھا کر اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔

(ہ) خالہ جان اپنے **مرنے** کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔

(و) بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو **گریہ وزاری** کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔

www.ilmkidunya.com

(ز) شیخ جمن کو بھی اپنی **عظیم الشان** ذمے داری کا احساس ہوا

(ح) دوستی کا **مُرجھایا ہوا** درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

سوال نمبر۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مؤنث لکھیے۔ (K.B)

مذکر	مؤنث
استاد	استانی
شیخ	شیخانی
چودھری	چودھرائن
سیٹھ	سیٹھانی
بیل	گائے

سوال نمبر۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ (K.B)

وَضَع تَحصِیلِ عِلم فِروگزاشت پُرسِش تَصفِیَہ رُسُوخ

مَنطِق تحکُمانہ مُباحَثہ

سوال نمبر۵۔ عبارت کی تشریح کریں۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔ (K.B)

''بھیا! جب سے تم نے ۔۔۔۔۔۔حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا''

جواب: مُلاحظہ کریں اقتباس کی تشریح صفحہ نمبر۸۳۔

مشقی سوالات

(K.B)

سوال 1: منشی پریم چند کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: پریم چند کی تصانیف

منشی پریم چند کی تصانیف درج ذیل:۔

سوزِ وطن، پریم پچیسی، پریم بتیسی، پریم چالیسی، زادِ راہ، واردات، میدانِ عمل، بازارِ حُسن اور گئو دان

سوال 2 پریم چند نے اپنے افسانوں میں زیادہ تر کن کے مسائل بیان کیے ہیں؟

جواب: پریم چند کے افسانوں کے موضوعات

پریم چند نے اپنے افسانوں میں زیادہ تر ہندوستان کے دیہات میں بسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل بیان کیے ہیں۔

سوال 3 پریم چند کی تحریروں کی بنیاد کس چیز پر ہے اور انھوں نے کیسے کردار پیش کیے ہیں؟

جواب: پریم چند کی تحریروں کی بنیاد

پریم چند کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ پر ہے۔ ان کے کردار زیادہ تر مثالی ہیں جن میں تنوّع پایا جاتا ہے۔ انھوں نے قریباً ہر عمر اور پیشے سے متعلق کردار پیش کیے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سوال 4: افسانہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **افسانہ سے مراد**

افسانہ ایسی فرضی کہانی کو کہتے ہیں، جس میں زندگی کے کسی ایک واقعے، پہلو یا کردار کو پیش کیا جاتا ہے۔اس لیے اِختصار، وَحدتِ تاثر اور جَامعیّت اس کی بنیادی صفات ہیں۔

سوال 5: جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی جمن اور اس کی بیوی کا خالہ جان سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: **رجسٹری سے پہلے خالہ سے سلوک**

جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی جمن اور اس کی بیوی کا خالہ جان سے بہت اچھا سلوک تھا۔ خالہ جان کی خوب خاطر داریاں ہوتی تھیں۔ خوب میٹھے لقمے اور چٹ پٹے سالن کھلائے جاتے تھے۔

سوال 6 خالہ جان کی طرف سے پنچایت کی دھمکی سن کر جمن کا ردِعمل کیا تھا؟

جواب: **جمن کا ردِعمل**

پنچایت کی دھمکی سن کر جمن ردِعمل میں وہ فاتحانہ ہنسی ہنسے جو شکاری کے لبوں پر ہرن کو جال کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر نظر آتی ہے اور کہنے لگے کہ ضرور پنچایت کرو، فیصلہ ہو جائے، کیوں کہ انھیں بھی دن رات کا وبال پسند نہیں ہے۔

سوال 7: خالہ کئی دن تک آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں لیکن جمن کسی کے سامنے فریاد کرنے کیوں نہیں گئے؟

جواب: **جمن کی فریاد نہ کرنے کا سبب**

جمن کسی کے سامنے فریاد کرنے اس لیے نہ گئے کیوں کہ انھیں اپنی طاقت، رسوخ اور منطق پر کامل اعتماد تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ کوئی شخص اس کے خلاف بولنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

سوال 8 سیٹھانی نے جب بیل کے مرنے اور مال کے لٹنے کی خبر سنی تو کیا کیا؟

جواب: **نقصان پر سیٹھانی کا ردِعمل**

سیٹھانی نے جب بیل کے مرنے اور مال کے لٹنے کی خبر سنی تو چھاتی پیٹ لی، پہلے تو خوب روئیں پھر الگو چودھری کو گالیاں دینے لگیں۔ حفظِ ماتقدم کی سُوجھی اور کہنے لگیں کہ نگوڑے نے ایسا منحوس بیل دیا کہ سارے جنم کی کمائی لُٹ گئی۔

سوال 9 الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ کی پنچایت میں شیخ جمن نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: **جمن کا فیصلہ**

الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ کی پنچایت میں جمن نے یہ فیصلہ سنایا:

''الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ، پنچوں نے تمام معاملے پر غور کیا ہے۔ سمجھو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے۔ جس وقت بیل ان کے گھر آیا، اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اگر قیمت اسی وقت دے دی گئی ہوتی تو آج سمجھو اسے واپس لینے کا ہرگز تقاضا نہ کرتے۔''

سوال 10: پریم چند کا رجحان افسانہ نگاری کی طرف کیسے ہوا؟

جواب: **پریم چند کا رجحانِ افسانہ نگاری**

افسانہ انگریز صنفِ ادب Short Story کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ صنف براہِ راست انگریزی ادب سے اردو میں آئی ہے۔ پریم چند اپنی تعلیم کے دوران چوں کہ براہِ راست انگریزی زبان پڑھتے تھے اس لیے انگریزی ادب کا بھی مطالعہ کیا یہیں سے ان کا رجحان افسانہ نگاری کی طرف بڑھا۔ 1921ء میں ملازمت سے مُستعفی ہو کر یکسوئی کے ساتھ علمی و ادبی کاموں میں مشغول ہو گئے۔

(K.B)

کثیرالانتخابی سوالات

1۔ سبق ''پنچایت'' کے مصنف ہیں:

(A) منشی پریم چند (B) مولانا حالؔی (C) ڈپٹی نذیداحمد (D) نظیؔر اکبرآبادی

2۔ منشی پریم چند کا سنہ پیدائش ہے:

(A) ۱۸۶۰ء (B) ۱۸۷۰ء (C) ۱۸۸۰ء (D) ۱۸۹۰ء

3۔ منشی پریم چند کا سنہ وفات ہے:

(A) ۱۹۱۰ء (B) ۱۹۱۴ء (C) ۱۹۱۲ء (D) ۱۹۳۶ء

4۔ پریم چند کا اصل نام تھا:

(A) کرشن چندر (B) دھنپت رائے (C) جگن ناتھ سرشار (D) رگھوپتی سہائے

5۔ ضلع بنارس کے ایک گاؤں ملہی میں پیدا ہوئے:

(A) مولانا حالی (B) سرسید (C) پریم چند (D) ڈپٹی نذیر احمد

6۔ پریم چند کے والد منشی عجائب لال ملازم تھے:

(A) ڈاک خانے میں (B) پولیس میں (C) سکول میں (D) ریلوے میں

7۔ پریم چند میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایک سکول میں ہو گئے:

(A) ہیڈ ماسٹر (B) مدرس (C) چپراسی (D) نائب قاصد

8۔ پریم چند نے گورنمنٹ مڈل سکول سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا:

(A) ۱۹۱۵ء میں (B) ۱۹۱۶ء میں (C) ۱۹۱۷ء میں (D) ۱۹۰۰ء میں

9۔ پریم چند نے الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی۔اے کیا:

(A) ۱۹۱۵ء میں (B) ۱۹۱۷ء میں (C) ۱۹۱۹ء میں (D) ۱۹۲۱ء میں

10۔ پریم چند نے ملازمت سے استعفا دیا:

(A) ۱۹۱۵ء میں (B) ۱۹۱۷ء میں (C) ۱۹۱۹ء میں (D) ۱۹۲۱ء میں

11۔ انجمنِ ترقی پسند مصنفین کا پہلا اجلاس ہوا:

(A) ۱۹۳۶ء میں (B) ۱۹۴۰ء میں (C) ۱۹۱۴ء میں (D) ۱۹۱۲ء میں

www.ilmkidunya.com

12۔ انجمنِ ترقی پسند مصنفین کے پہلے اجلاس کی صدارت کی:

(A) سرسید نے (B) پریم چند نے (C) مولانا آزاد نے (D) ڈپٹی نذیر احمد نے

13۔ منشی پریم چند کا شمار اردو کے اوّلین ______ میں ہوتا ہے:

(A) ناول نگاروں (B) مضمون نگاروں (C) افسانہ نگاروں (D) تنقید نگاروں

14۔ کس کے افسانوں میں نیکی تمام مشکلات کے باوجود بدی پر غالب رہتی ہے:

(A) پریم چند (B) منٹو (C) ممتاز مفتی (D) کرشن چندر

15۔ پریم چند کا ناول ہے:

(A) سوزِ وطن (B) زادِ راہ (C) واردات (D) میدانِ عمل

16۔ ایسی کہانی جس میں زندگی کے کسی ایک واقعے، پہلو یا کردار کو پیش کیا جائے، کہلاتی ہے:

(A) مضمون (B) افسانہ (C) ناول (D) ڈراما

17۔ جمن اور الگو میں بڑا تھا:

(A) دوستانہ (B) یارانہ (C) اپنا پن (D) یگانہ

18۔ جمن جب حج کرنے گئے تو اپنا گھر سونپ گئے تھے:

(A) خالہ کو (B) شیخ جمعراتی کو (C) الگو کو (D) رام دھن مصر کو

19۔ استاد کی خوب خدمت کی: خوب رکابیاں مانجھیں، خوب پیالے دھوئے:

(A) جمن نے (B) الگو نے (C) شیخ جمعراتی نے (D) تینوں نے

20۔ علم اس کی تقدیر میں ہی نہ تھا:

(A) جمن کی (B) الگو کی (C) خالہ کی (D) شیخ جمعراتی کی

21۔ قُرب وجوار کے مواضعات میں پرستش ہوتی تھی:

(A) جمن کی (B) الگو کی (C) خالہ کی (D) الگو کے والد کی

22۔ جمن کی اہلیہ کا نام تھا:

(A) فہمیدہ (B) حمیدہ (C) نسرین (D) بی فہمین

23۔ صلح پسند آدمی تھا:

(A) الگو (B) سمجھو سیٹھ (C) جمن (D) رام دھن مصر

www.ilmkidunya.com

24۔ خالہ جان نہیں سن سکتی تھیں:

(A) پنچایت کی بات (B) غلط بات (C) اپنے مرنے کی بات (D) جمن کی بات

25۔ ہاں ہاں! ضرور پنچایت کرو، فیصلہ ہو جائے مجھے بھی دن رات کا وبال پسند نہیں۔ یہ سب کہا:

(A) جمن نے (B) خالہ نے (C) فہمین نے (D) سمجھو سیٹھ نے

26۔ پنچایت کی صدا کس کے حق میں اٹھے گی؟ اس کے متعلق اندیشہ نہیں تھا:

(A) الگو کو (B) خالہ کو (C) جمن کو (D) سمجھو سیٹھ کو

27۔ بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں:

(A) مہینوں تک (B) کچھ دن تک (C) کئی دن تک (D) کئی ہفتوں تک

28۔ اپنی طاقت، رسوخ اور منطق پر کامل اعتماد تھا:

(A) الگو کو (B) جمن کو (C) خالہ کو (D) گوڈر شاہ کو

29۔ ''بیٹا! تم بھی گھڑی بھر کو میری پنچایت میں چلے آنا۔'' خالہ نے یہ جملہ کسے کہا؟

(A) الگو سے (B) جمن سے (C) سمجھو سیٹھ سے (D) رام دھن مصر سے

30۔ پنچو! آج _____ سال ہوئے، میں نے اپنی جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

31۔ جمن نے کہا: ''خالہ جان جسے چاہیں، پنچ بنائیں، مجھے نہیں ہے۔''

(A) اعتراض (B) شکایت (C) شکوہ (D) عذر

32۔ پنچ کا حکم _____ کا حکم ہے:

(A) دین (B) قرآن (C) اللہ (D) اسلام

33۔ جمن نے کہا: ''پنچو! میں خالہ جان کو سمجھتا ہوں۔''

(A) اپنی ماں (B) اپنی ماں کی بجائے (C) اپنی ماں کی طرح (D) اپنی ماں سے بڑھ کر

34۔ آئے دن عدالت سے واسطہ رہتا تھا۔ قانونی آدمی تھے:

(A) جمن (B) الگو (C) رام دھن مصر (D) سمجھو سیٹھ

www.ilmkidunya.com

35۔ الگو کا ایک ایک سوال جمن کے دل پر لگتا تھا:

(A) تیر کی طرح (B) تلوار کی طرح (C) ہتھوڑے کی ضرب کی طرح (D) پتھر کی طرح

36۔ الگو اور جمن کی دوستی کا تناور درخت ایک جھونکا بھی نہ سہہ سکا:

(A) حق کا (B) عدل کا (C) انصاف کا (D) سچ کا

37۔ الگو پچھلے سال بیلوں کی ایک اچھی گوئیاں مال لائے تھے:

(A) منڈی سے (B) دوسرے گاؤں سے (C) شہر سے (D) میلے سے

38۔ الگو کے بیلوں کو قُرب وجوار سے لوگ دیکھنے آتے تھے:

(A) مہینوں تک (B) کئی دنوں تک (C) کئی ہفتوں تک (D) کئی روز تک

39۔ جمن اور خالہ کی پنچایت کے ______ بعد الگو کا ایک بیل مر گیا:

(A) ایک مہینا (B) ایک ہفتے (C) ایک سال (D) ایک دن

40۔ الگو کو ______ ہوا کہ جمن نے اس کے بیل کو زہر دلوایا ہے:

(A) گمان (B) خدشہ (C) اندیشہ (D) خیال

41۔ سمجھو سیٹھ گاؤں میں گڑ، گھی بھرتے اور لے جاتے:

(A) شہر (B) منڈی (C) دوسرے گاؤں (D) بازار

42۔ سمجھو سیٹھ نے الگو سے بیل خریدا اور دام کے لیے وعدہ ہوا:

(A) ایک دن کا (B) ایک ہفتے کا (C) ایک سال کا (D) ایک مہینے کا

43۔ الگو سے خریدا سمجھو کا بیل مر گیا:

(A) دوسرے کھیوے میں (B) تیسرے کھیوے میں (C) چوتھے کھیوے میں (D) پانچویں کھیوے میں

44۔ سمجھو سیٹھ کی کمر میں روپے بندھے ہوئے تھے:

(A) ایک دو سو (B) دو چار سو (C) پانچ سات سو (D) ڈیڑھ دو سو

45۔ سمجھو کی بیل گاڑی سے کئی کنستر غائب تھے:

(A) گھی کے (B) تیل کے (C) مکھن کے (D) نمک کے

46۔ نگوڑے نے ایسا منحوس بیل دیا کہ سارے جنم کی کمائی لٹ گئی۔ یہ الفاظ کہے:

(A) سمجھو نے (B) چودھرائن نے (C) سیٹھانی جی نے (D) الگو نے

www.ilmkidunya.com

47۔ الگو نے سمجھو کو بیل فروخت کیا:

(A) تین سو روپے میں (B) دو سو روپے میں (C) اڑھائی سو روپے میں (D) ڈیڑھ سو روپے میں

48۔ گوڈر شاہ کس کے عزیز تھے؟

(A) رام دھن مصر کے (B) سمجھو کے (C) جمن کے (D) الگو کے

49۔ حق اور راستی سے جو بھر ٹلنا بھی مجھے دین اور دنیا میں سیاہ بنا دے گا۔ یہ خیال تھا:

(A) الگو کا (B) سمجھو کا (C) خالہ کا (D) جمن کا

50۔ الگو اور سمجھو کی پنچایت میں جمن نے فیصلہ سنایا:

(A) الگو کے حق میں (B) سمجھو کے حق میں (C) دونوں کے حق میں (D) کسی کے حق میں بھی نہیں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	10	C	9	D	8	B	7	A	6	C	5	B	4	D	3	C	2	A	1
B	20	B	19	C	18	B	17	B	16	D	15	A	14	C	13	B	12	A	11
B	30	A	29	B	28	C	27	C	26	A	25	C	24	C	23	D	22	A	21
C	40	A	39	A	38	D	37	A	36	C	35	B	34	B	33	C	32	D	31
A	50	D	49	B	48	D	47	C	46	B	45	B	44	C	43	D	42	B	41

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com